رجسٹرڈ ایل نمبر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

چو گویم باتو گر آئی بہار قادیاں بینی — دوا بینی شفا بینی حرم دار الاماں بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

نمبر ۱۸ قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۵ جلد ۱۱

حقیقۃ الوحی

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامدًا ومصلیًا

الحمد للہ الذی اتانا الذکر الحکیم ومن علینا بھدایت الصراط المستقیم والقانی روحنا ما یطمئن بہ روعنا ونصلی صلوات علی سید المرسلین ونسلم تسلیمات علی خاتم النبیین وعلی الہ الطاھرین الزاھرین وعلی خلفائہ الراشدین المھدیین الی یوم الدین

بعد ازیں طالبان حق اور جویندگان نجات پر واضح ولائح ہو کہ کتاب حقیقۃ الوحی من تصنیف حضرت العزت خاتم الخلفاء المھدیین المسیح الموعود والمہدی المعہود وحجۃ اللہ علے العالمین جری اللہ فی حلل الانبیاء جناب میرزا غلام احمد مصداق انا انزلناہ قریبًا من القادیان علیہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ الرحمن ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو مطبع میگزین واقع قادیان میں بسعی ناظم مطبع طبع ہو کر فیض رساں عالمیان جو طالبان نجات دارین ہیں ہوئی۔ والحمد للہ اس کتاب میں صدہا وہ آیات بینات الٰہیہ اور نشانات اور معجزات اسلامیہ جمع کئے گئے ہیں جن سے صداقت سلسلہ حقہ احمدیہ کی اور تصدیق دعاوی حضرت اقدس کی اہل انصاف پر کالشمس فی نصف النہار واضح ہو جاتی ہے اور یہ نشانات وہ ہیں جو تازہ بتازہ حضرت اقدس کے ہاتھ پر واقع ہوئے ہیں جنکی شہرت تمام دنیا میں واقع ہو چکی ہے وللہ الحمد ناظرین کی خدمات میں شمہ بانہ گذارش ہے کہ اس تیرہ صدی میں کسی مجدد یا مامور من اللہ کے لئے اسقدر نشانات صداقت کے اور آیات بینات الٰہیہ کے سوائے خاتم النبیین وسید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ نے جمع نہیں فرمائی وللہ الحمد اگر کسیکا دعویٰ ہو تو اپنے دعویٰ کو ثابت کرے یا خود ایسے نشانات بینہ کا مظہر بنے والی لہ ذلک مع ہذا یہ نشانات مندرجہ کتاب مشتے نمونہ از خروارے ہیں بہ نسبت ان نشانات کے جو حضرت حجۃ اللہ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے صادر فرمائے اور وقتًا فوقتًا صادر فرما رہا ہے۔ علاوہ ان صدہا نشانات کے وحی اور الہام اور مکاشفات کے حقایق اور معارف اس کتاب میں ایسے بیان فرمائے گئے ہیں کہ جن سے ناظرین واقف ہو کر پورے طور پر مابہ الامتیاز درمیان وحی الٰہی اور وساوس نفسانی کے حاصل کر سکیں گے۔ اور حقیقت وحی الٰہی کی اسے معلوم ہو جائے گی کہ پھر شیاطین الانس والجن کے فریب اور دھوکہ میں نہیں آویں گے والتوفیق من اللہ تعالیٰ کتاب موصوف قریبًا ... صفحہ پر بنہایت خوشخط کاغذ عمدہ تقطیع ۲۰×۲۶ - اور نیز اکثر نشانات کو عربی عبارت فصیح و بلیغ میں بھی جمع کیا گیا ہے۔ جو بطور رسالہ جداگانہ کے بھی طبع کرایا گیا ہے تاکہ عرب اور مصر و بغداد وغیرہا ملکوں میں جنمیں زبان عربی کا محاورہ ہے پہونچایا جاوے اور طالبان علم ادب عربی کو مہارت اور ملکہ راسخہ لسان عرب میں حاصل ہو جاوے۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین۔

کتاب چھپکر طیار ہو گئی ہے اور جلدیں ہو رہی ہیں۔ مجلد ہو کر فروخت ہو گی قیمت فی جلد للعہ ہے جو کہ (قطع نظر اس کے مضامین) بلحاظ اس خرچ کے ہی جو اسکی لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ پر ہو چکا ہے معمولی ہے۔ درخواست محافظ کتب خانہ حضرت کے نام ہونی چاہیئے بعض غلطی سے دفتر بدر و الحکم میں درخواست بھیجدیتے ہیں اور اسی خط میں دفتر بدر و الحکم کے متعلق بھی کچھ باتیں لکھدیتے ہیں۔ جس سے تعمیل میں صرف وقت ہوتی ہے بلکہ وہی کارڈ مختلف دفاتر میں بعد تعمیل کے بھیجا جانے کے سبب دیر بھی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات خطوط ضائع بھی ہو جاتے ہیں اسواسطے تاکید ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی کے واسطے تمام درخواستیں بنام

حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری ہندوستان کے مشہور اہل قلم مولوی عبد الحلیم صاحب شرر نے حال میں لکھکر شائع کی ہے اور اس طرح پر انھوں نے اسلام کے مذہبی لٹریچر میں نہایت مفید اضافہ کیا ہے -

شرر صاحب نے مشاہیر اسلام کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے اور اس سلسلہ میں سب سے اول انھوں نے مندرجہ عنوان بزرگ کے حالات زندگی کو جمع کیا ہے - میں نے اس کتاب کو کئی مرتبہ پڑھا ہے - اور میں اسے بہت مفید اور موثر پاتا ہوں - حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تذکرہ اولیا کے اکثر حوالے اپنی تقریروں اور نصائح میں دیا کرتے ہیں اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ ہم لوگ ویسے ہی خصائل اور عادات اختیار کریں - اور یہ مسلمہ امر ہے کہ جس قسم کی کتابیں کوئی شخص پڑھیگا اندر ہی اندر اس کا اثر انسانی اخلاق اور قویٰ پر ہوتا ہے - پس سوانح عمریاں تو بجائے خود ایک مفید شئے ہیں ان میں سے بھی مشاہیر اسلام اور مشائخ عظام کے حالات زندگی فی الحقیقت قابل قدر شئے ہیں جو ہر نوجوان کے ہاتھ میں ہونے چاہئیں

میں اس سلسلہ کو بہت عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں اور شرر صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے اردو زبان میں ایسا ذخیرہ جمع کرنے کی سعی کی ہے جو مسلمانوں کے لئے بہت ہی مفید اور موثر ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ انھیں توفیق دے کہ وہ اس سلسلہ کو تکمیل کر سکیں حضرت جنید کی سوانح عمری کی قیمت ایک روپیہ ہے دلگداز پریس لکھنؤ سے درخواست کرنی پڑے گی -

---

مندرجہ ذیل کتابیں بھی ریمارک کے لئے آئی ہوئی ہیں -

(۱) میراث المسلمین قیمت ۱؍ اور فضائل قل ھو اللہ قیمت ۱؍ یہ رسالے اپنے مضمون کو اپنے نام سے ظاہر کرتے ہیں فخر المطابع لکھنؤ وکٹوریہ گنج سے ملینگے -

(۲) روحانی گلدستہ حصہ اول قیمت ۱؍ - تشریح الاخلاق قیمت ۲؍ - پرکال تت یعنے مرنے کے بعد کا حال قیمت ۱؍ برہمو سماج لاہور نے شائع کئے ہیں - اور وہیں سے ملینگے -

۳ - کل جگی نیوگ - مسئلہ نیوگ کی حقیقت پر مولوی اللہ دین صاحب لودہانوی نے لکھا ہے اور عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے آریوں کو خوب غور سے پڑھنا چاہئے قاسمی پریس لودہانہ سے ۱؍ قیمت پر ملیگا -

۴ - قاعدہ عربی المعروف قاعدہ محی قاضی غلام محی الدین انکر ہاتھی دروازہ بٹالہ نے چھپوا کر شائع کیا ہے قیمت ۱؍

نغمہ سرائی عندلیب گلشن نبوت سید بشیر الدین محمود احمد

یوں الگ بیٹھے ہو ویراں میں جو چھوڑا ہمکو
کل تلک تو یہ نہ چھوڑیگا کہیں ہم کو
ہے خدا کی قسم یہی بھروسہ ہم کو
رشتہ الفت میں مزا آتا ہے ایسا ہم کو
تجھ پہ رحمت ہو خدا کی کہ مسیحا تو نے

نہیں معلوم کہ کیا قوم نے سمجھا ہم کو
آج ہی سے جو لگا ہے غم فردا ہم کو
نہ عبادت کا نہ ہے زہد کا دعویٰ ہم کو
کہ شفایابی کی خواہش نہیں اصلا ہم کو
رشتہ وحدت و الفت میں ہے باندھا ہم کو

اپنا چہرہ کہیں دکھلائے جو رب العزت
گالیاں دشمن دیں ہمکو جو دیتے ہیں تو دیں
کچھ نہیں فکر لگائی ہے خدا سے جب لو
ایک ذرہ کی ہی حاجت ہو تو مانگو تجھ سے
زخم دل زخم جگر ہنستے ہیں کھل کھل کر کیوں
کہیں موسیٰ کی طرح حشر میں بیتاب ہوں
ایکدم کے لئے بھی یاد سے اترے کیوں تو
تجھ پہ ہم کیوں نہ مریں اے مرے پیارے کہ ہے تو
آدمی کیا ہے تواضع کی نہ عادت ہو جسے
دشمن دیں درندوں سے ہیں بڑھکر خونخوار
دیکھکر حالت دیں خون ہوئے ہیں دل بھی
دل میں آ آکے تیری یاد نے اے پیارے خدا
چونکہ توحید پہ ہے زور دیا ہے آج
حق کو گمراہی بتلاتے چلے آئے ہیں لوگ
جوش الفت میں یہ لکھی ہے غزل اے محمود

عاشقوں سے ہے یہی دل میں تمنا ہم کو
کام لیں صبر سے ہی ہے یہی زیبا ہم کو
گو سمجھتا ہے برا اپنا پرایا ہم کو
ہے ہمیشہ سے یہ اس یار کا ایما ہم کو
حالت قوم پہ آتا ہے جو رونا ہم کو
لگ رہا ہے اسی دنیا میں یہ دھڑکا ہم کو
کہاں معشوق ملے گا کوئی تجھ سا ہم کو
دولت و آبرو و جان سے پیارا ہم کو
سخت لگتا ہے برا کبر کا پتلا ہم کو
چھوڑیو مت مرے مولا کبھی تنہا ہم کو
مر ہی جائیں جو نہ تیرا ہو سہارا ہم کو
بارہا پہروں تلک خون رلایا ہم کو
اپنے بیگانے نے ہے چھوڑا اکیلا ہم کو
یہ نئی بات ہے لگتا ہے وہ میٹھا ہم کو
کچھ ستائش کی تمنا نہیں اصلا ہم کو

ڈائری

۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۷ء - ظہر - فرمایا میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بادل چڑھا ہے میں ڈرا ہوں مگر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے - قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ عذاب کو بادل کے رنگ میں دکھایا جاتا ہے یہ لوگ نشان پر نشان دیکھتے ہیں مگر کچھ پرواہ نہیں کرتے یاد رکھو اللہ تعالیٰ اپنے فعل کو عبث نہیں جانے دیگا جو اس کے فعل کو عملی رنگ میں عبث قرار دیتے ہیں وہ ضرور پکڑے جاویں گے -

موسیٰ کے زمانہ کی طرح ایک نشان سے بڑھکر دوسرا نشان دکھایا جاتا ہے مگر ان کی فرعونیت فرعون سے بھی بڑھ گئی ہے - اپنی تدبیروں پر بھروسہ رکھتے ہیں مگر دیکھو کیسی الٹی منہ پر پڑتی ہے - رائے ظاہر کی کہ طاعون اب دبہ گئی ہے اس کا زور اتر چکا ہے مگر دیکھو کہ اس سال تمام پچھلے سالوں سے بڑھکر مری پڑی اور آئندہ دیکھئے کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بھی بڑھکر پڑے گی -

بعض عیسائیوں کی درخواستوں کا تذکرہ تھا جو ضلالت کے ظلمات سے نکلکر ہدایت کے نور میں آنا چاہتے ہیں - فرمایا کسی کی غرض دین ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب سامان مہیا کر دیتا ہے بیکار لوگ جو کسی کام کے نہ ہوں صرف کھانے پینے اور روپیہ جمع کرنے کے فکر میں ہوں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا - ایسے لوگ بعد میں تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں -

ناداں دہریہ

لاہور کا دہریہ اپنے اخبار جیون تت میں مختلف حوادث سماوی اور طاعون سے بعض جگہ آدمیوں کے تلف ہونے پر خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت پر اعتراض کرتا ہے اور نادان کو اتنا خیال نہیں آتا کہ گورنمنٹ کسی بدمعاش کو جیل خانہ بھیجتی ہے یا کسی مجرم کو پھانسی کا حکم دیتی ہے تو کیا کبھی کسی دانا نے گورنمنٹ کو ظالم یا بے رحم قرار دیا ہے سو ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا خود رحم ہے کیا نادان دہریہ کے نزدیک جیل کے جابر محکمے اور سشن کورٹ کمیشن سب ظالم اور سفاک ہیں اور یہ محکمات سب بند کر دینے چاہئیں ۔

جلسوں کی ممانعت کا سرکلر

حسب ذیل سرکلر گورنمنٹ آف انڈیا کی ہدایت سے نمبر ۱۱ مئی کو شائع ہوا
چونکہ اب ضرورت لاحق ہوگئی ہے جس سے پنجاب مشرقی بنگال اور آسام میں عام جلسوں کے انعقاد کی روک تھام لازمی ہوگئی ہے۔ انڈین کونسلز ایکٹ ۱۸۶۱ء دفعہ نمبر ۲۳ کی رو سے گورنر جنرل نے حسب ذیل ہدایات نافذ کی ہیں:۔

قاعدہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۷ء

اوّل (۱) اس ضابطہ کو جلسوں کے قواعد کے نام سے پکارا جا سکتا ہے۔

(۲) یہ ضابطہ مشرقی بنگال۔ آسام اور پنجاب پر حاوی ہوگا لیکن اس کا اثر اسی رقبہ تک پہونچے گا جس کا اعلان صوبہ کا لفٹنٹ گورنر لوکل گزٹ میں کریگا۔

(۳) قاعدہ نمبر ۲ کی رو سے جو اعلان نافذ ہوں گے ان میں لفٹنٹ گورنر کے حکم سے وقتاً فوقتاً ترمیم ہوا کرے گی یا انمیں کمی بیشی ہو جایا کرے گی۔ تنسیخ ہوگی۔

(۴) کوئی عام جلسہ پبلک یا پولیٹیکل معاملات پر بحث کرنے کو اعلان کردہ رقبہ میں منعقد نہ ہوگا۔ جبتک کہ سات روز پیشتر ضلع کے سپرنٹنڈنٹ پولیس سے تحریری اجازت حاصل نہ کر لیجاوے۔ اور جسمیں انعقاد جلسہ کی غرض مقام اور وقت نہ بتا دیا ہو۔

دوم۔ پولیس کا کوئی افسر جو پولیس تھانہ کے انچارج افسر سے ادنیٰ تر نہ ہوگا تحریری حکم سے ایک دو پولیس کے آدمی یا اور اشخاص جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ لکھنے کو بھیجے گا۔

سوم۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کسی اعلان کردہ علاقہ میں تحریری حکم سے جس کا جلا اعلان کیا جائے گا ایسے پبلک جلسہ کی ممانعت کرنیکا مجاز ہوگا۔ جس سے مفسدانہ خیالات یا بدظنی یا امن عامہ میں خلل واقع ہونے کا اغلب ہو۔

چہارم۔ (۱) جو شخص مناسب اطلاع اس قسم کا جلسہ جسکی بابت دفعہ نمبر ۲ میں ہدایت کی گئی ہے۔ منعقد کرے گا اسے ہر دو قسم کی سزا اسے قید جسکی میعاد چھ ماہ ہو سکتی ہے دیجا سکتی ہے۔ یا قید اور جرمانہ دونوں قسم کی سزا

(۲) ہر ایک جلسہ جسکی دفعہ نمبر ۳ کے مطابق ہدایت کی گئی ہے ناجائز قرار دیا جائیگا۔ جسپر تعزیرات ہند کی فصل آٹھ اور ۱۸۹۸ء کے ضابطہ فوجداری کی فصل ۹ عائد ہو سکتی ہے۔

منٹو
وائسرائے و گورنر جنرل
(ایچ۔ ایچ۔ رزلی۔ سیکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا)

کیا احمدی جماعت توجہ کریگی

ہم نے بڑی کوشش اور محنت سے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا تھا جسمیں ارادہ تھا کہ علاوہ دیگر مضامین کے حضرت صاحب کے وہ کلمات طیبات جو آپ گھر میں فرماتے ہیں جنمیں سینکڑوں موتی پوشیدہ ہیں جنکی قدر ایک با خدا جوہری کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ درج کئے جاتے ہیں اور ناظرین کے فائدہ کے لئے حضرت مسیح موعود کے خطوط جو وقتاً فوقتاً آپ نے مختلف خدام کو لکھے ہیں انہیں شائع کئے جاتے ہیں تاکہ وہ لوگ جو ایسے گاؤں اور شہروں میں ہیں کوئی قابل مشورہ دینے والا نہیں رکھتے وہ ان خطوط کی معرفت اپنے نبی اور رسول سے مشورہ لیں کیونکہ یہ خطوط بعض تو چند اعتراضات اور استفسارات کے جواب میں ہیں۔ اور بعض میں چند احباب کے تکلیف کے وقتوں کی بابت مشورہ دیا گیا ہے۔ پس ہر ایک شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پھر ہم نے اس رسالہ میں فقرات جو حضرت صاحب نے عربی سیکھنے کے لئے بنائے تھے درج کئے ہیں۔ اور یہ سب ایسی صورت میں تھے کہ آخر میں ایک کتاب بن سکے اور اس رسالہ کے دیگر مضمون بھی خدا کے فضل سے ایسے عمدہ ہیں کہ علاوہ دوستوں کے دشمنوں نے بھی انکی معقولیت کی داد دی ہے چنانچہ نیر اعظم مراد آباد اسکی تعریف میں لکھتا ہے کہ بلا مبالغہ اسلامی رسالوں میں سے ریویو آف ریلیجنز کے بعد اسی کو شمار کرنا چاہئے۔ اس کے اجراء سے اسلام کو بہت مدد ملے گی۔ اور بمبئی سے ایک صاحب مصطفےٰ آفندی جو احمدی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے لکھتے ہیں کہ آپ کا پرچہ پہنچا اور ابھی میں پڑھنے نہ پایا تھا کہ ایک صاحب دکن سے تشریف لائے تھے انہوں نے اسکو دیکھا اور اسقدر پسند کیا کہ فوراً لیکر چلدیئے۔ اور خود حضرت صاحب نے جنکی ہر بات کا ماننا احمدی جماعت پر فرض ہے۔ اس رسالہ کو بہت پسند کیا۔ تو پھر باوجود اس بات کے احمدی جماعت کیوں اس رسالہ کے خریدنے میں اسقدر سستی دکھلا رہی ہے۔ کیا کوئی احمدی ہے جس کو اپنے امام کے کلمات اور خطوط پڑھنے کا شوق نہ ہو۔ اگر کوئی ایسا ہے تو اس کے لئے بہت خطرہ کا مقام ہے اور اسکو چاہئے کہ جلدی اپنے اندر اصلاح کرے۔

اے میرے پیارے دوستو اسوقت اسلام کی جو حالت ہے وہ چھپی ہوئی نہیں اندرونی اور بیرونی حملوں سے وہ بالکل مردہ ہو رہا ہے ایک احمدی فرقہ ہے جسپر ساری دنیا کی نظر ہے اور خود خدا تعالیٰ نے بھی اپنے منشا کے پورا کرنے کے لئے اسی کو چنا ہے۔ تو کیسے افسوس کی بات ہوگی کہ باوجود امام کے موجود ہونے کے تم لوگ اسقدر سستی دکھلاؤ۔ میں مانتا ہوں کہ تم لوگوں نے تمام دنیا سے بڑھکر کوشش کی ہے مگر وہ نمونہ جو صحابہ نے دکھایا تھا ابھی تم نے دکھانا ہے وہ لوگ وہ تھے جنہوں نے خود فاقے کئے مگر اسلام کی مدد کے لئے اپنے مال خرچ کئے اور انکی کوئی چیز نہ تھی جو اسلام کی مدد کے لئے وقف نہ ہو۔ پس حیف ہے کہ باوجود اس کے کہ تم میں نبی کریم کا جانشین موجود ہے جو ان کے نام پر دین کی مدد کر رہا ہے۔ تم لوگ صحابہ کا نمونہ دکھلانے میں قاصر ہو۔ تم میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو ہر طرح سے کوشش اور سعی کرتے ہیں اور دن رات ان کو فکر لگا رہتا ہے۔ کہ کسی طرح دین کی ترقی ہو۔ مگر بہت تھوڑے ہیں جنہوں نے صحابہ کا نمونہ دکھایا ہو۔ پس ہمت کرو اور دلیری سے کام لو تا خدا تمہارا مددگار ہو۔ تمام دنیا کے مشہور رسالہ اخبارات اور رسالہ جات کے مقابلہ میں تمہاری طرف سے صرف ریویو تشحیذ الاذہان۔ بدر۔ الحکم شائع ہوتے ہیں۔ تو کیا وہ اشاعت حق کا فرض جو تمہاری گردن پر ہے۔ ان رسالوں اور اخباروں سے

ادا ہو سکتا ہے۔ جبکہ اُن کی ہی اشاعت کثرت سے نہیں تو وہ کیونکر مخالفین کے اعتراضات کا بد اثر دنیا کے سر سے دور کر سکتے ہیں

دوستو۔ وقت ہے اٹھو۔ اور دین کے پھیلانے میں مدد کرو۔ سب سے کم مدد جو تم نے کی ہے رسالہ تشحیذ الاذہان کے پھیلانے میں کی ہے۔ اور یہ محض خدا کا فضل ہے کہ وہ اب تک جاری ہے ورنہ اس تمہاری روش سے تو خطرہ تھا کہ وہ کبھی کا بند ہو جاتا۔ خدا کے لئے اب ہی سوچو اور سمجھو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کلمات اور خطوط حضرت صاحب کے جو آپ لوگوں تک اس رسالہ کی معرفت پہنچتے ہیں بند ہو جاویں اور وہ لوگ جو ہماری تکلیف پر خوش ہونے والے ہیں بغلیں بجائیں۔ کہ ایک رسالہ تو کم ہوا۔ مگر نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے وہ کبھی ایسا ہونے نہ دے گا۔ کہ وقت ہے کہ تم مدد کرو۔ خود خریدار بنو۔ اور دل کو تحریک کرو۔ اور اعانت دو۔ تا کہ خدا تم سے خوش ہو۔ یاد رکھو کہ اس رسالہ کے اجرا میں کسی مالی فائدہ کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بلکہ خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے ارادہ ہے۔ کہ جو کچھ نفع ہو وہ دین کی خدمت پر لگایا جاوے تا کہ احمدی جماعت خدا کے روبرو بھی اس کے فضل سے سرخرو ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔ تم میں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ لڑکوں کا کھیل ہے۔ مگر اپنے لوگوں کی باتوں پر نہ جاؤ۔ دوست تو دوست۔ دشمن بھی قائل ہیں کہ یہ رسالہ کچھ کام کر رہا ہے۔ اور یہ ہم فخر کے لئے نہیں کہتے۔ بلکہ لئن شکرتم لازیدنکم کے حکم پر عمل کر کے خدا کا شکر کرتے ہیں اور حضرت صاحب بھی تو اسی کو پسند کرتے ہیں۔

افسوس ایسی بات کہنے والے لوگ یہ نہیں سوچتے کہ جب ہم خود کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اوروں کو کیوں روکیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اے وہ لوگو جنہوں نے خدا کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لیا ہے۔ ہماری طرف نظر کرو تم ایک دفعہ رسالہ منگوا کر دیکھو کیا یہ مفید نہیں اور چونکہ یہ رسالہ نوجوانوں کی طرف سے نکلتا ہے۔ تو کس قدر افسوس ہے کہ دوسرے نوجوان اپنے بھائیوں کا ہاتھ نہ بٹائیں اور بزرگ جو والدین کا درجہ رکھتے ہیں۔ جب یہ دیکھتے ہوں کہ ہماری اولاد آیندہ ترقی کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ خاموش ہیں۔ اور انکی مدد نہ کریں۔ کیا تم پسند کرتے ہو۔ نہیں ایک غیرت مند انسان کبھی نہیں پسند کرتا۔ اس رسالہ کی قیمت دو روپیہ سالانہ ہے حجم ۴۸ صفحہ علاوہ ٹائٹل پیج درخواستیں بہت جلد بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان آنی چاہئیں۔ والسلام۔

بالکل مفت

ہندوستان کے مشہور تقدس مآب جناب ڈاکٹر راما نند صاحب کلچرار حفظ صحت پنجاب کی تحقیقات پلیگ ختم ہو کر رسالہ پلیگ دس لاکھ کی تعداد میں چھپ کر محصولڈاک بھی کارخانہ کیطرف سے چسپاں ہر کے جسقدر شخص کو جسقدر تعداد کی ضرورت ہو بیس ہزار کی تعداد میں روزمرہ مفت تقسیم ہو رہا ہے جسکو مطالعہ کا شوق ہو۔ نہایت جلد اطلاع دیں۔

جنرل منیجر کارخانجات رایل میڈیکل ہال ڈاکٹر راما نند اینڈ کو جگادھری ضلع انبالہ

پنجاب کے پانچ اضلاع رقبہ ہا مشتہرہ ہو گئے

اضلاع لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائل پور۔ راولپنڈی اور اٹک کو جدید قانون کے رو سے کہ جو سیڈیشن والے جلسوں اور لکچروں پر قید مقرر کرتا ہے "رقبہ ہائے مشتہرہ" قرار دیئے گئے ہیں۔ اب پنجاب کے ان شہروں میں پبلک جلسے کرنے یا لکچر دینے سے پہلے حکام سے اجازت لینے یا انہیں نوٹس دینے کی ضرورت لاحق ہو گی سرکاری اغراض کے لئے پولیس جو رپورٹ لیا کرے اور جو رپورٹ لکچرار کے دوست یا جلسہ کرنے والے لیا کریں گے اُن دونوں میں آیندہ اختلاف اور تبائن کا ہونا غیر معمولی بات نہ ہو گی۔ اس لئے جو لکچرار محفوظ رہنا چاہیں۔ وہ آیندہ بجائے زبانی کے لکھا ہوا لکچر دیا کریں۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو لکچر کے خاتمہ پر اپنے لکچر کی ایک کاپی پولیس کے بھی حوالہ کر دیا کریں۔ یا پولیس کو اجازت دیں کہ وہ اپنی رپورٹ کا اصل لکچر سے مقابلہ کر لیں۔ بہرحال ان پانچوں شہروں کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کو ہمدردی ہے اور اگر چھ ماہ تک یہاں کے لوگوں نے کوئی بے اعتدالی نہ کی۔ جو حکام کو ناگوار گذرے تو یہ آرڈیننس موقوف ہو جائے گا۔

اطلاع

مزدوروں کی قلت کیا کمیابی کیوجہ سے سخت مشکل درپیش ہے اسلئے اخبار مقررہ حجم سے کسیقدر کم پر شایع ہو رہا ہے۔ چونکہ فصلوں کی کٹائی ہو چکی ہے اسلئے امید کیجاتی ہے کہ جلد تر مزدور واپس آجائیں۔ پھر یہ دقت نہ رہے گی۔ منیجر

حقیقت نماز شایع ہو گئی

ناظرین! ایک عرصہ سے حقیقت نماز کی اشاعت کا انتظار کر رہے تھے سو خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ کتاب شائع ہو گئی خریداراں کے نام بذریعہ وی پی بھیجی جارہی ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؍ ہے۔ اور معہ محصولڈاک ۱۲؍

تمام درخواستیں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیاں کے نام آنی چاہئیں

انوار احمدیہ پریس قادیاں میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔

جلسہ قادیان

گذشتہ اشاعت سے آگے

تقریر مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

پنجاب میں بے چینی کے اسباب اور اس کا تدارک

قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آل عمران پ۳)

اے اللہ ملک کا مالک تو تو ہی ہے۔ تو جسے چاہتا ہے اسے ملک پر حاکم بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے دخل کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے اسے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں سب خیر ہے اور تو سب باتوں پر قادر ہے۔ یہ ایک دعا ہے جو کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے سکھائی ہے دعا کیا ہے پالیٹکس کے متعلق ایک سچے مومن کے دلی خیالات کا نقشہ ہے۔ جب یہ سب منشار ایزدی کے مطابق ہے تو اسی واسطے اطاعت خدا اور اطاعت رسول کے ساتھ ہی اطاعت اولی الامر کا حکم بھی لگا یا گیا ہے کہ حکام وقت کی اطاعت کرو۔ اسی کی بنا پر معلم اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہے کہ تو حاکم وقت کی اطاعت کر اگرچہ وہ ایک سیاہ حبشی ہو اور اگر تجھے اس سے حق تلفی کا اندیشہ ہو تب بھی بغاوت نہ کر بلکہ اپنا حق حکومت کا حق اُسے دے اور اپنا حق خدا سے مانگ۔ یہ کلمات کیسے پاکیزہ اور حکمت سے پر ہیں۔ جہاں کہیں ان پر عمل کیا گیا ہے وہاں امن و امان پورے طور سے قایم ہو گیا ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے بہت مفصل اور مدلل تقریر فرمائی ہے اسواسطے مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاریخ دنیا اس امر پر گواہی دے رہی ہے کہ ہر ایک ملک میں مختلف اقوام کی سلطنتیں اپنی قوت اور شوکت کے زمانہ میں ایسی زبردست ہو گئی ہیں کہ کسی کو وہم و گمان نہ ہوتا تھا کہ کبھی یہ سلطنت ملک سے اٹھ جائے گی لیکن آخر یہی ثابت ہوا کہ ملک الملک صرف خدا ہی ہے۔ قدیم ہند میں پہلے وہ لوگ آباد تھے جن کو اصلی باشندے کہا جاتا ہے جن کو آریوں نے مغرب سے آکر نہایت بے رحمی اور ظلم کے ساتھ ہلاک کیا اور ذلیل کیا۔ خدا نے آریوں کو انپر مسلط کیا ایسا ہی پھر آریوں پر خدا نے افغانوں اور مغلوں کو مسلط کر دیا اور پھر تھوڑے عرصہ کے واسطے پنجاب پر سکھوں کی قوم مسلط رہی اور اس کے بعد خدا کی حکمت کاملہ نے انگریزوں کو اس ملک پر مسلط کر دیا۔ اور آرین لوگ ایران سے آئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ وہ آرین کہلاتے کیونکہ یہ لفظ ایران کے لفظ کے ساتھ ملتا ہے۔ مگر ہند میں آکر بہت سے لڑائی جھگڑوں کے بعد وہ پرانے باشندوں کے ساتھ مل جل گئے اور ہندو کہلانے لگے جب ان پر مسلمان بادشاہ حکمران ہوئے تو ان کے دانا لوگ حکام وقت کی اطاعت میں داخل ہوئے اور عزت اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے اور ایسا ہی انگریزوں کے راج کے ہند میں قایم ہو جانے پر انہوں نے سلطنت کی خیر خواہی اپنا فرض سمجھا اور اس کے ساتھ زندگی گذارنے میں اپنا فائدہ دیکھا اور ہر طرح سے آرام پایا۔ لیکن کوئی تیس سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ ان کے درمیان ایک شخص دیانند نام پیدا ہوا اس نے بظاہر مذہب کے نام پر اور در اصل پولیٹیکل رنگ میں بہت سے ہندوؤں کے خیالات کا رخ ایک ایسی طرف پلٹا کہ اس کے نتیجہ میں آج تمام پنجاب حکومت اور رعایا کے تعلقات کے لحاظ سے خوفناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ بہت سے آریہ ہم نے سٹوڈنٹ لائف میں اور اس کے بعد پبلک لائف میں دیکھے ہیں اور بہت بے تکلفی سے ان کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہے ان میں دینی طور پر نیکی اور خدا پرستی کا کوئی میلان ہم نے نہیں پایا بلکہ عموماً سب کو ایک پولیٹیکل جوش کا گرویدہ دیکھا ہے مسلمانوں کو گالیاں دینا اور تمام انبیاء کے حق میں سخت کلامی کرنا گورنمنٹ کو برا کہنا یہی انکا مذہب اور یہی ان کا ایمان اور یہ اسپر ان کی تمام تقریروں اور تحریروں اور ظاہر اور خفیہ کمیٹیوں کا دار و مدار ہے۔ چند پرانے ہندو جنہوں نے تمیز کے واسطے اپنا نام سناتن رکھا ہے ان میں ادب اور انکسار پایا جاتا ہے اور وہ اپنی حالت میں اچھے ہیں لیکن یہ لوگ جنہوں نے ہندو کے لفظ سے بھی نفرت کی ہے اور اپنا نام آرین رکھا ہے ان کا رویہ ایسا ناپاک ہے کہ اگر گورنمنٹ نے ان کے لیڈروں کو برٹش قلمرو سے خارج کرنے کی تجویز کی ہے تو بہت ہی عمدہ کیا ہے اور میرے خیال میں خود خارج شدوں کو بھی برا نہیں منانا چاہیے کیونکہ جیسا کہ وہ ہند سے ایسے بیزار ہیں کہ اسکی طرف منسوب ہو کر ہندو بھی کہلانا نہیں چاہتے تو پھر انہیں یہاں رکھنے سے کیا فائدہ بہتر تو یہ ہے کہ چونکہ وہ آرین کہلانے کے مشتاق ہیں ان کو اسی کوہ ہندوکش کے راستے سے جس سے گذر کر وہ آئے تھے اسیطرح افغانستان میں سے گذرتے ہوئے ان کو ہندی گائیوں کے بڑے خیر خواہ امیر صاحب کی سلطنت کا حال بھی نظر آجائیگا اور کوئی جگہ سرحد ایران پر تک پہنچ گیا تو ... کے زیر سایہ رہا تھوں نے ناشکری کی ہے اسکی کچھ قدر بھی ان کو باقی ماندہ عمروں میں معلوم ہو جائیگی۔

خیر یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ سوچے کہ ان کو کہاں سے پانی پہنچانا چاہیے یا سرخ پانی میں۔ ہمارا مطلب اسوقت اس تقریر میں ان اسباب باطنی اور ظاہری کیطرف اشارہ کرنے سے ہے جنہوں نے آریوں کو یہ دن دکھلایا اور اپنی محسن گورنمنٹ کو ان امور کیطرف توجہ دلانا ہے جن سے ان خرابیوں کا آیندہ کے واسطے انسداد ہو جائے۔ اس فساد کا ایک اصل سبب تو حضرت مولوی نور الدین صاحب نہایت لطیف پیرایہ میں بیان فرما چکے ہیں کہ اسکی اصل جڑ طمع ناشکری ہے۔ دوم جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے آریوں پر اس خرابی کا آنا انکی اس شامت اعمال کی وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے پاک انبیاء کو سخت توہین کی اور ہر ایک نبی کو جسکا نام قرآن شریف میں یا بائیبل میں پایا گندی لفظوں سے یاد کیا۔ اور باوجود اس کے کہ ان کو بہت سمجھایا گیا وہ باز نہ آئے۔ یہانتک کہ خدا کے اس فرستادہ نے بھی جو کہ اس زمانہ میں تمام انبیاء کا ری پرسینٹ ہو (representative) ہے ان کو سمجھایا کہ اور نشانات بھی دکھلائے مگر انکی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور وہ جو انبیاء کا جانشین ہے اور اس زمانہ میں ان کا وارث۔ اسکو خدا کی غیرت سے تحریک ہوئی اور اس نے بذریعہ وحی الٰہی خبر پاکر انکی نسبت اسبات کو شایع کیا کہ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا ان کو شکست دیگا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے۔

یہ الہام کوئی تیس برس کا ہے جو آج پورا ہو رہا ہے۔ اور اس سے پہلے بھی آریوں کو کئی ایک نشانات دکھلا کر اِس بدعادت سے باز رہنے کی نصیحت کی گئی تھی چنانچہ دیانند کی جب شرارت بڑھ گئی تو اسکی موت کی نسبت بھی پیشگوئی کی گئی تھی کہ خدا تعالیٰ اس موذی کو جلد تر دنیا سے اٹھا لے گا۔ اور ایسا ہی ہوا اور پھر لیکھرام نے مباہلہ کیا اور وہ بھی بموجب پیشگوئی کے مارا گیا۔ ایسا ہی قریب کے ایام کی بات ہے کہ قادیان کے آریوں سومراج اور اچھر چند کی بدزبانی جو کہ وہ اپنے اخبار میں جو اس مطلب کے لئے نکالا گیا تھا کرتے تھے تو انکی نسبت پیشگوئی کی گئی تھی کہ ان کا اب خاتمہ قریب ہے چنانچہ وہ دونو اپریل گذشتہ میں طاعون کے ساتھ فی النار ہوگئے ان سب سے بڑھکر ایک یہ ہے کہ آریوں کی شوخی اور بدزبانی جب حد سے بہت بڑھ گئی تو حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر آریوں کی نسبت یہ پیشگوئی شایع فرمائی جو کتاب تذکرۃ الشہادتین مطبوعہ اکتوبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۶۶ میں درج ہے اور اسطرح سے ہے کہ "وہ مذہب یعنی آریہ مذہب مردہ ہے اُس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لوگے"۔ ایسا ہی حضرت اقدس نے اپنی کتاب نسیم دعوت مطبوعہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء میں لکھا تھا کہ آریہ لوگ "ہر ایک جوش محض قوم اور سوسائٹی کے لئے دکھلاتی ہے۔ خدا کی عظمت ان لوگوں کے دلوں میں نہیں۔ قادیان کے آریہ خیال کرتے ہیں کہ ہم طاعون سے بچ [illegible] ہو گئے ہیں مگر [illegible] اور [illegible] خالی جائیں گی۔ سنو اے غافلو ہمارا اور ان [illegible] کا تجربہ ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ خدا کے پاک رسولوں سے بے ادبی کرنا اچھا نہیں۔ خدا کے پاس ہر ایک بدی اور شوخی کی سزا ہے"۔

پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنی کتاب قادیان کے آریہ اور ہم میں جو کہ اس سال ماہ فروری میں شائع ہوئی یہ پیشگوئی کی تھی کہ "یہ لوگ نبیوں کی تکذیب میں جن کی سچائی سورج کی طرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہیں خدا جو اپنے بندوں کے لئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا۔ وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کے لئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا"۔ پھر اس رسالہ میں حضرت نے لکھا ہے۔

اِک ہیں جو پاک بندے اِک ہیں دلوں کے گندے — جیتیں گے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے
اِن آریوں کا پیشہ ہر دم ہے بدزبانی — ویدوں میں آریوں نے شاید پڑھا یہی ہے
پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہیں گالی — پر اِن سیہ دلوں کا شیوہ سدا یہی ہے
افسوس سبّ و توہیں سب کا ہوا ہے پیشہ — کس کو کہوں کہ اِن میں ہرزہ درا یہی ہے
آخر یہ آدمی تھے پھر کیوں ہوئے درندے — کیا جُون اِن کی بگڑی یا خود قضا یہی ہے
جس آریہ کو دیکھیں تہذیب سے ہے عاری — کس کس کا نام لیویں ہر سُو وبا یہی ہے
نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا — کتوں سا کھولنا مونہ تخمِ فنا یہی ہے
لیتے ہی جنم اپنا دشمن ہوا یہ فرقہ — آخر کی کیا اُمیدیں جب ابتدا یہی ہے
دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سُنتے سُنتے — غم تو بہت ہیں دل میں پر جاں گزا یہی ہے
دُنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی بُرائی — پاکوں کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے
ہم بد نہیں ہیں کہتے اِن کے مقدسوں کو — تعلیم میں ہماری حکمِ خدا یہی ہے
پر آریوں کے منہ میں گالی بھی ہے عبادت — کہتے ہیں سب کو جھوٹے کیا اِتّقا یہی ہے
رُکتے نہیں ہیں ظالم گالی سے ایک دم بھی — اِن کا تو شغل ہمیشہ صبح و مسا یہی ہے
شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں میں اِن کی ہرگز — وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا یہی ہے
ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا — اُس نے ہے کچھ دکھانا اُس سے یہ ماجرا ہے

پھر ایک اور جگہ اسی رسالہ میں حضرت اقدس لکھتے ہیں۔

میرے مالک تو اِن کو خود سمجھا۔ آسمان سے پھر ایک نشان دکھلا

وہ نشان یہی ہے جو کہ اس وقت خدا تعالیٰ دکھلا رہا ہے کہ ان لوگوں نے اپنی شامت اعمال کی وجہ سے اپنی بدیوں کو اسقدر بڑھایا کہ آخرکار انہوں میں گورنمنٹ کے برخلاف شور و غل کا کیڑا ان کو بے آرام کرنے لگا اور ایسا بے آرام کیا کہ اِن کو ہندوستان سے باہر نکالکر چھوڑا۔ اب تو بڑے مشہور آریہ اخبار پنجاب سماچار کا طرز تحریر بھی بدل گیا ہے چنانچہ وہ تازہ پرچے میں لکھتا ہے کہ یہ کلچرڈ پارٹی کی زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔

الغرض باطنی رنگ میں آریوں کے اصل زوال اور ان میں روز بروز بدی دیکھنے کا سبب یہی ہے کہ ان میں روحانیت نہیں اور خدا کے پاک بندوں کو اُنھوں نے گندی زبان کے ساتھ یاد کیا۔ لیکن ظاہری رنگ میں ان کی شامتِ اعمال نے گورنمنٹ کے برخلاف منصوبہ بازی صورت اختیار کی ہے۔ اور اس کی جڑ بھی در اصل دیانند کی تعلیم اور دیانند کالج کی تربیت ہے۔ لاہور میں اور دوسرے شہروں میں شورش کے درمیان حصہ لینے والے عموماً آریہ مدارس کے طلباء اور آریہ سماجوں کے ممبر ہی ہیں۔ گو ممکن ہے کہ کوئی بھولا بھٹکا مسلمان بھی اُن کے ساتھ شامل ہوا ہو مگر ایسے مسلمانوں کی تعداد فی ہزار ایک سے زاید نہ ہوگی اور ایسا شاذ حکم معدوم کا رکھتا ہے۔ پس ہماری رائے میں آیندہ کے لئے اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ کے حکم سے ایسے کالجوں اور مدرسوں کو کچھ عرصہ کے واسطے بند کر دیا جاوے جن کی زیر تربیت تیار ہو کر طلباء ایسے مفسد اور باغی اور شریر بن جاتے ہیں۔ دیگر تمام کالج اور مدارس کے واسطے قطعی حکم دیا جاوے کہ کوئی طالب علم جو اس قسم کے جلسوں میں شامل ہوگا وہ کالج اور مدارس سے خارج کیا جائے گا۔ کیونکہ آیندہ نسلوں کے درست کرنے کے واسطے اس زمانہ کے نوجوانوں کی اصلاح کی طرف توجہ ہونا ضروری ہے۔ اور موجودہ جسقدر لیڈران آریہ ہیں وہ جتنے ہیں سب کے سب کو گرفتار کر لینا چاہیے۔

چونکہ صاحب پریزیڈنٹ نے سب سے اول اس امر پر مفصل تقریر کر دی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے کیا کیا احسان ہم پر ہیں اور چونکہ اس جگہ زیادہ تر احمدی جماعت کے آدمی جمع ہیں جو حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب اور اشتہارات اور عقاید اور اوامر سے آگاہ ہیں۔ اس واسطے مجھے اس امر کے متعلق مجھے تقریر کرنے کی ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کی فرمانبرداری اور دل سے شکرگذاری کے لئے کس قدر تاکیدی احکام حضرت مرزا صاحب شائع کر چکے ہیں۔ پریزیڈنٹ صاحب کے بعد حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے بھی اپنی تقریر کیا ہی بیان فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے اب تک جو کچھ گورنمنٹ کے متعلق لکھا ہے اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی ہے۔ حضور کا خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری میں مشہور ہے چنانچہ غدر ۱۸۵۷ء میں آپ کے والد صاحب نے پچاس سواروں کی امداد گورنمنٹ کو دی تھی اور اس کے بعد آپ نے اپنی ہر ایک تصنیف میں اور تقریر میں گورنمنٹ کی خیرخواہی اور دلی شکرگذاری کی سخت تاکید اپنی جماعت کو کی ہے اور ہم اپنے دلی یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح فرقہ احمدیہ کے ممبر گورنمنٹ کی وفاداری اور شکرگذاری اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں اس طرح ہم امید نہیں کرتے کہ کوئی اور قوم سمجھتی ہو۔ آریوں کے تو جو خیالات ہیں وہ خود آجکل ظاہر ہو ہی رہے ہیں۔ — [illegible]

کہتے ہیں کہ ابھی کرشن اوتار آنے والا ہے اور کرشن نے آمد اول میں جو جنگ کئے تھے ان سے ظاہر ہے کہ آمد ثانی کے متعلق اُن کے خیالات کیا ہوں گے وہ کیا کریگا۔ مسلمانوں کو بھی کسی خونی مہدی کے آنے کا انتظار لگ رہا ہے۔ مگر ہم احمدیوں کا تو یہ حال ہے۔ کہ ہمارا مسیح آچکا۔ ہمارا مہدی آچکا۔ ہمارا کرشن بھی آچکا۔ اُس نے صاف حکم دے دیا ہے کہ اب کوئی مذہبی جہاد نہیں تم امن کے ساتھ خدا کی توحید زمین پر پھیلاؤ اور گورنمنٹ انگریزی کا احسان مانو کہ خدا نے وہ تمھارے ہی واسطے اس بھیج دی ہے تا کہ دنیا کے متعصب بادشاہوں اور خوں خوار امیروں کے ظلم سے تم محفوظ رہو۔

پس میں اس مجلس میں ایک رزولیوشن پیش کرتا ہوں جو اگرچہ کئی ایک پہلو اپنے اندر رکھتا ہے مگر بحیثیت مجموعی ایک ہی مطلب رکھتا ہے اور وہ یہ ہے۔

رزولیوشن اول۔ کہ یہ مجمع جو حسب ایماء حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود اس جگہ قائم ہوا ہے۔ ان لوگوں کے طرز اور چلن کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہیں اور ان کے فعل و قول سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عامہ کو قائم رکھنے کی خاطر ان مفسدوں کے بعض لیڈروں کو گرفتار کرکے ان پر مقدمہ کیا ہے یا ان کو جلاوطن ہونے کا حکم دیا ہے۔ یہ مجمع بلحاظ اس امر کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈ کوارٹر میں قائم ہوا ہے اور ہندوستان بھر میں احمدی جماعت کے ممبروں کے حق میں دعاء خیر کرتا ہے کہ انھوں نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری بالاتفاق ہر جگہ ایسے مفسدوں کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی وفاداری میں ایسے ہی ثابت قدم رہے جیسا کہ ان کے امام کا منشاء اور فرمان تھا اور یہ مجمع یقین رکھتا ہے کہ احمدی جماعت میں ہر جگہ آئندہ بھی انشاء اللہ اس نیکی پر ثابت قدم رہے گی۔

دفتر صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب میں

حقوق اہل اسلام کا خون ناحق

ع۔ بہر دیار کہ رفتیم آسماں پیدا است

محکمہ ڈاک کے خصوصاً حلقہ امرتسر میں ہندوؤں کے غلبہ اور مسلمانوں کی کمی سے جو افسوسناک حالت گذر رہی ہے اس کا قبل ازاں کئی بار ذکر کر چکے اور فریقین کے تناسب ملازمت میں حصہ رسدی تقسیم یا تعدیل نہ ہونے کے جو اندیشناک نتائج حال ہی میں ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ ان کے وقوع کا امکان ہے ان پر ہم مضامین متعلقہ میں بقدر ضرورت روشنی ڈال چکے ہیں آج ہم وہی یا قریباً ویسی ہی کیفیت صوبہ ہذا کے سررشتۂ تعلیم میں پاکر حکام ذوی الاختیار کو اسپر توجہ دلاتے ہیں فی الحال ہم صرف اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ (صیغۂ عزل و نصب) پر ایک نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ سکولوں کے ٹیچنگ سٹاف میں بھی مسلمانوں کی حق تلفی کے ایسے ہی شواہد مل سکیں۔ لیکن بغیر مزید تحقیق و اطلاع کے جو واقعات اور شمار و اعداد کی بنا پر ہم محض اس امکانی قیاس و ظن پر اصرار کرنا حق پسندی و ایمانداری کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ سررشتۂ تعلیم کی شاخ تدریس اور صیغۂ عزل و نصب کا باہم ایک گہرا تعلق ہے۔ اسی عدم تناسب یا بے انصافی سے جو حالت دوسرے صیغہ میں ہوتی ہے اسی کا عکس اول الذکر صیغہ میں صاف صاف نمایاں ہوتا ہے۔ لہٰذا اگرچہ آئندہ کل ضمنی طور پر صیغہ کی شاخ تعلیم سے بھی متعلق سمجھا جاسکتا ہے گو سردست ہمارا مقصود بالذات یہی ہے کہ زیادہ تر اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے موجودہ نقائص کو افسران بالادست کے نوٹس میں لاکر انکی اصلاح پر توجہ دلائیں۔ — — — — — تاکہ شاخ تعلیم کی اندرونی بے انصافیوں کا اسکے زیر اثر ایک حد تک خود بخود سدباب ہوسکے۔

سررشتۂ تعلیم پنجاب کی اسٹیبلشمنٹ برانچ نے یہ عام وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جہانتک کسی گریڈ میں ہندوؤں کو ترقی مل سکتی ہے خواہ وہ کیسے ہی نالائق ہوں اور اُن کے بالمقابل مسلمان کیسے ہی قابل و حقدار موجود ہوں کسی نہ کسی بہانہ سے انہی (ہندوؤں) ہی کو ترقی دیجاتی ہے اور جب کسی غریب مسلمان کی باری آتی ہے۔ تو ہندوؤں کو جو ترقی کے گریڈ میں بھی نہ ہوں نیچے سے بالطائف الحیل اٹھا کر انکی جگہ دیدی جاتی ہے اسطرح مسلمان نہ صرف موجودہ ترقی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ بلکہ انکی آئندہ امید و نیز بھی پانی پھر جاتا ہے اور اُن ہی کے ماتحت آہستہ آہستہ اُن کے افسر بنجاتے ہیں۔ یہ حال اُن مسلمانوں کا ہے جو ظاہر ظہور اور مسلمہ طور پر لائق و تجربہ کار سمجھے جاتے ہیں۔ اور جن کے خلاف کسی قسم کی شکایات ابتک سننے میں نہیں آئیں۔ پھر اُن بدنصیب مسلمانوں کا حال تو ظاہر ہے کہ اس سے بھی کہیں بدتر اور ناگفتہ بہ ہوگا جنکی کارگذاری یا کیریکٹر پر کسی ہندو مہربان کی نظر عنایت یا فی الواقع اپنی ہی شامت اعمال سے کبھی کوئی حرف آچکا ہو ورنہ سنا جاتا ہے کہ یہ کیفیت گورنمنٹ سکولوں ہی میں نہیں بلکہ محکمہ کے تمام ہی افسروں ماتحتوں پر صادق آتی ہے۔

عام افواہ ہے کہ صیغۂ عزل و نصب کے کلرک دیرینہ تجربہ سے یہاں تک ماہر ہوگئے ہیں کہ منظور و جاری شدہ احکام کے کاغذات میں بھی من مانی ترمیم و تصرف کرگذرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر کسی مظلوم و قابل رحم مسلمان کی فریاد پر اُس کے فائدہ یا حق رسی کے لئے صاحب ڈائرکٹر بہادر کوئی سلپ لکھکر یا درخواست دفتر میں بھیجدیں تو وہ بھی یا تو چاک کردیجاتی ہے یا وقت پر پیش نہیں کیجاتی اور اسامی پُر ہو جانے پر اسے داخل دفتر کر دیا۔ یا معرض التوا میں ڈالدیا جاتا ہے اگر کوئی مسلمان ذرا دلیر اور منچلا ہوا اور پھر صاحب بہادر تک بذات خود پہنچکر فریادی ہوا تو اسکی شامت آجاتی ہے اور وہ ان حضرات کی متعصبانہ انتقام کشی کا نشانہ بنجاتا ہے کیونکہ ایسے امور کا اپنے جاسوس ہندو چپراسیوں کی معرفت انہیں روزمرہ پتہ لگتا رہتا ہے۔

یہ جو کچھ ہم نے اوپر مختصراً عرض کیا شاید قومی تعصب یا مبالغہ پر محمول کیا جائیگا لہٰذا ہم ذیل میں چند نفس الامری واقعات بھی اپنے بیان کی تصدیق کے لئے ہدیہ ناظرین کئے دیتے ہیں:۔

صیغۂ زیر بحث کے دفتر بھر میں اسوقت ایک بھی ہیڈ اسسٹنٹ مسلمان نہیں ہے اور شاید اُسکو بھی غیر مکتفی سمجھکر فی الحال رجسٹرار بھی ایک ہندو صاحب ہی بنے لالہ شیو لال صاحب بی۔ اے۔ انسپکٹر مدارس حلقہ ملتان مقرر کئے گئے۔ جو محکمہ ہذا کے مشہور ہندو افسروں میں سے ہیں۔ اُن کے آنے پر خیال ہوا تھا کہ شاید اب آپ کچھ خوف خدا کریں اور ایسے ذمہ دار منصب پر ممتاز ہوکر اپنے ہندو بھائیوں کو ظلم و ناانصافی کے شیوہ سے باز رکھیں۔ مگر تا حال تو بدستور مسلمانوں کی حق تلفیاں ہو رہی ہیں۔ آگے دیکھا چاہئے کیا کچھ ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ لالہ پرمیدیال لالہ دینا ناتھ اور لالہ اندرجہان (سابق ہیڈ کلرک حلقہ ملتان و شاگرد رشید جناب لالہ شیو لال صاحب موصوف) جیسے تجربہ کار قوی دل اور مشہور قلم پر

ایک ہی صیغہ میں ہر جگہ ہندو ہوں اور کسی مسلمان کا بھلا ہو سکے کیونکر توقع ہو سکتی ہے۔
سر رشتہ تعلیم میں جدید سکیم کے اجرا پر چند مستحق اور چیدہ مسلمانوں کا
تقرر جو مختلف گورنمنٹ سکولوں میں ہوا تو ہندو صاحبان نے جیسی شورش برپا
کی اس کا ذکر افسوسناک ہے مسلمانوں کو اس جدید نظم و نسق سے گونہ امید
بندھی تھی کہ اب شاید ہماری غریب قوم کے بھی کچھ دن پھریں۔ مگر جن لوگوں کو
اصل حالات کا پتہ ہے وہ جانتے ہیں کہ اسٹبلشمنٹ برانچ نے مسلمانوں کو
اس فائدہ سے محروم رکھنے کے لئے کیسی کیسی چالیں چلیں۔ کم تنخواہ والے
مدرسین یا ایسے مسلمانوں کو جو اپنے گھر و نیز معقول تنخواہیں پا رہے تھے
دُور دُور کے مدارس میں اُتنے ہی یا اس سے بھی کم تنخواہ پر بھیجدیا جسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ یا تو وہ نئی اسامی پر جانے سے انکاری ہوئے یا باعث زیادتی
اخراجات وہاں جا کر مصیبت بھگت رہے ہیں یا پنشن لینے یا ملازمت
چھوڑنے کے کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ علاوہ ازیں ایک ہی گریڈ کے
امیدواروں کو جو مسلمان تھے ہندوؤں سے کم درجہ کی اسامیاں
ملیں اور وطن سے دُور ہندو انسپکٹروں کی ماتحتی میں رکھا گیا۔ جہاں
انہیں باوجود محنتی و کارگذار ہونے کے ہمیشہ نقصان کا خدشہ لگا رہا۔
اسی پر بس نہیں بلکہ آہستہ وہ تمام ہندو جو دلہاوے کے لئے اپنے گھروں سے
تبدیل کئے گئے تھے سکیم نکلنے پر اپنے گھروں میں یا اُن کے قریب والے
مدارس میں واپس بلائے گئے اور دھڑا دھڑ ترقیاں پا رہے ہیں۔
اجراء سکیم کے وقت نو مسلمان نو ہندو تین سکھ چھ یوروپین ہیڈ ماسٹر
مقرر کئے گئے تھے۔ اور مسلمانوں نے اسے غنیمت سمجھا تھا کہ آخر کچھ تو
انکی بھی حق رسی ہوئی۔ لیکن انہیں یہ سنکر آئندہ کے لئے ہوا کا رخ معلوم
ہو جائیگا۔ کہ ان نو میں سے بھی ایک ہیڈ ماسٹری مسلمان سے چھین کر ہندو کو دیگئی
ہے وہ صاحب لالہ رام چند ایم۔ اے سابق اسسٹنٹ پروفیسر ٹریننگ
کالج لاہور ہیں۔ جنکو نارمل سکول کی سکیم میں سو روپیہ سے ایک سو ساٹھ پر
دہلی میں مقرر کیا گیا تھا بیچ میں خود ہندوؤں کی ہی چیخ پکار پر آپ بغیر مستحق
ٹھہر کر اسی سو روپیہ مشاہرہ پر اپنے وطن دہلی میں تبدیل کئے گئے۔ لیکن
تھوڑے ہی عرصہ بعد اب پھر ۱۶۰ روپیہ کے ہیڈ ماسٹر ہو گئے ہیں۔ اور وہ
بھی حصار میں جہاں کے مسلمان ہیڈ ماسٹر کو دھکیل کر رہتک لگا دیا گیا ہے
رہتک کی ہیڈ ماسٹری بھی ایک مسلمان کو نارمل سکول میں تبدیل کرنے سے خالی
ہوئی تھی حالانکہ محکمہ میں لالہ صاحب سے سینیئر (۱۰۰)۔ (۱۴۰)۔ اور (۱۶۰)
کی گریڈ کے لائق و تجربہ کار مسلمان ملازم موجود تھے۔ اور انہیں بہمہ وجوہ
اس ترقی و ہیڈ ماسٹری کے پانے کا استحقاق حاصل تھا۔
خیر لالہ صاحب کا یہ ذکر خیر تو گویا ایک جملہ معترضہ تھا۔ اب ہم پھر صیغہ زیر بحث
کیطرف رجوع کرتے ہیں۔
بہتیرے مسلمان گریجوایٹ دفتر کے کام سے واقف محکمہ کے ڈیپارٹمنٹل فرائض
سے آگاہ و کارآزمودہ خود محکمہ میں اور دیگر دفاتر میں موجود ہیں۔ مولوی
تاج الدین کی پوسٹ کے لئے اشتہار دیا گیا تھا کہ مسلمان کو ترجیح دیجائیگی اور
باوجودیکہ مسلمانوں کی درخواستیں بھی گذریں جو اپنے دفاتر میں بھی ہیڈ اسسٹنٹ
تھے۔ لیکن پھر بھی ہیڈ اسسٹنٹی لالہ شیو ناتھ نام ایک سابق ہندو کیمپ کلرک
کو ملگئی۔ اور اب عملہ کی توسیع پر ایک نئی ہیڈ اسسٹنٹی بھی ایک اور ہندو یعنی
کیمپ کلرک کو ملی جسکا نام دینا ناتھ ہے اور مسلمان منہ تکتے رہ گئے۔ واضح ہو
کہ کیمپ کلرک عموماً شاخ عزل و نصب کا سیکنڈ کلرک ہوتا ہے۔
باوجود ان صریح حق تلفیوں کے اگر کوئی مسلمان حرف شکایت لب پر لاسکتا تو
ہندو بھائیوں سے نالائق و ناشکر گذار کا خطاب پاتا ہے۔ حالانکہ ہندو نہ صرف
اپنا حق لے رہے ہیں بلکہ غریب اور بے بس مسلمانوں کے حقوق بھی غصب
کر کے کبھی شکر گذار نہیں ہوتے۔

جیسا کہ ہم بارہا بربنائے واقعات لکھ چکے ہیں۔ دیگر محکمہ جات سرکاری میں بھی اگرچہ
مسلمانوں کے حقوق اسیطرح پامال ہو رہے ہیں۔ لیکن سر رشتہ تعلیم میں جو تعلیم یافتوں کے
پیدا ہونیکا سرچشمہ ہے یہ اندھیر اور اتلاف حقوق فی الواقعہ نہایت افسوسناک
اور قابل شکایت ہے۔ کیونکہ جبتک اس صیغہ کے انتظامی اہلکاروں اور نیز معلموں میں
مسلمانوں کو بھی متناسب حصہ ملازمت نہ ملے آئندہ قومی حقوق و فوائد متعلقہ
تعلیم کبھی محفوظ نہیں رہ سکتے اور بغیر اس حفاظت کے انکی فلاح و بہبود اور بیداری
و شائستگی ضرور ہے کہ معرض خطر و ضرر میں رہے۔
آخر اس ناگوار و نامبارک صورت حال کا چارہ کار اور موجودہ خرابیوں اور بے انصافیوں
اور حق تلفیوں کا انسداد کسیطرح ہو سکتا ہے؟ ہماری رائے میں ضرور ہو سکتا ہے
اور وہ کچھ دشوار بھی نہیں اگر عالیجناب ڈبلیو بل صاحب بہادر بالقابہ ڈائرکٹر
سر رشتہ تعلیم پنجاب اور نیز ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر صوبہ لہذا خاص طور پر اپنی
توجہات اسطرف مبذول فرمائیں جنکے حضور ہم بادب التماس کرتے ہیں کہ
وہ اپنی ایک وفادار رعایا کی حق رسی فرما کر جلد تر اُسے شکر گذاری کا موقع دیں۔
مندرجہ بالا شکایات کے رفع دفع کا آسان طریق یہ ہو سکتا ہے کہ اسٹبلشمنٹ
برانچ میں نصف تعداد مسلمان کلرکوں کی ہو اور ان میں ایک ہیڈ اسسٹنٹ یا سکینڈ کلرک ضرور مسلمان ہو
صاحب ڈائرکٹر بہادر کی قابلیت، بیدار مغزی اور مستعدی میں کچھ کلام نہیں مگر
یہ ظاہر ہے کہ آپ ہر قسم کے کاغذات درخواستیں اور یادداشتیں اپنے دماغ یا
پاکٹ میں نہیں رکھ سکتے اسلئے جبتک ایسے وسایل انکے دفتر میں مہیا نہ ہوں
جن سے ان کاغذات میں تصرف یا خورد برد کی کارروائی عمل میں نہ آنے
پائے تب تک موجودہ مظالم اور حق تلفیوں کا سد باب غیر ممکن ہوگا۔
اب اگر لیاقت قابلیت یا معیار تعلیم کے موجودہ عملہ دفتر پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا
کہ سوائے ایک دو کے باقی تمام ہندو اہلکار باوجودیکہ مستقلاً لایق بے نظیر اور کارگذار
ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے بغیر کام ہی نہیں چل سکتا۔ صرف مڈل یا انٹرینس پاس
ہیں۔ حالانکہ اسی دفتر میں کئی مسلمان گریجوایٹ و انڈر گریجوایٹ موجود ہیں اور
محکمہ کے افسران معائنہ و ہیڈ ماسٹر وغیرہ بھی اس لیاقت کے موجود ہیں۔ جنکو
دفتر کے کام کے لئے نالایق نہیں کہہ سکتے۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ جہاں ایک قوم کا
جم غفیر موجود ہو وہاں دوسری قوم کا ایک آدمی خواہ کیسا ہی قابل و کارگذار
ہو بآسانی بنایا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی دفتر زیر بحث میں تعدیل تناسب
کی از بس ضرورت ہے۔
اگر دفتر میں مسلمانوں کو جگہ دینے کا معاملہ اس عذر پر نظر انداز کر دیا جائے کہ اسوقت
کوئی اسامی خالی نہیں ہے تو یہ بھی قابل پذیرائی نہیں ہو سکتا جبکہ ہم دیکھتے ہیں
کہ مسلمانوں کو دفتر سے نکالکر شاخ تعلیم میں منتقل کرتے وقت ایسی کوئی رکاوٹ
مانع نہیں آتی۔ چنانچہ دفتر صاحب ڈائرکٹر بہادر کے ایک کلرک مسمی عبدالرحمن کو
ہندو صاحبان نے اسی غرض سے لایل پور کی سکول ماسٹری پر بھیجدیا تھا۔ اور حال ہی میں
ایک ہیڈ کلرک حلقہ دہلی کی سکول ماسٹری پر بھیجدیا گیا ہے۔ کیا اسی طرح موجودہ عملہ میں
سے چند ہندوؤں کو سکولوں میں بھیجکر انکی جگہ لایق مسلمان نہیں رکھے جا سکتے؟ جو سکولوں
یا دیگر دفاتر سرکاری میں بآسانی مل سکتے ہیں۔ کیا لالہ ہرداس ایم اے نے باوجود
کام میں التوا و حرج ڈالنے کے ٹھیکہ لے لیا ہے کہ اپنے وطن ہی میں رہکر ترقی پاتے
جائیں؟ کیا کوئی مسلمان افسر معائنہ یا ہیڈ ماسٹر ان کی جگہ کام چلانے کے لایق
نہیں مل سکتا۔ حالانکہ انکی اسامی بھی دراصل اسسٹنٹ انسپکٹری کی ہو نہ کہ دفتر
ڈائرکٹری کی۔ کیا دورہ اور کثرت کار کی مصیبتیں سب مسلمانوں ہی کے حصہ میں آگئی ہیں
اور کیا لالہ پربھدیال لالہ اندر بھان سوائے اسٹبلشمنٹ برانچ کے اور کسی برانچ
میں کام نہیں کر سکتے۔
ہمیں قوی امید ہے کہ صاحب ڈائرکٹر بہادر ضرور اس نہایت اہم معاملہ پر جلد توجہ
خاص مبذول فرمائیں گے ورنہ اسمیں کچھ شک نہیں کہ یاران طریقت باوجود ظاہری
صلح پسندی اور ہمدردی کے غریب و بے بس نمکحلال و شکر گذار مسلمان ماتحتوں کو

تعلیم اور پالٹکس

(گورنمنٹ ہند کا ایک ضروری حکم)

حسب ذیل خط سر ہربرٹ ارزلی ہوم سکرٹری نے صوبوں کی گورنمنٹوں کے نام جاری کیا ہے۔

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپ کو مطلع کروں کہ تعلیم اعلےٰ کو اس ملک میں اُن خطرات سے جو اُستادوں اور لڑکوں کی پولیٹیکل تحریکوں میں شریک ہونے اور پولیٹیکل ایجیٹیشن کے کھلم کھلا چلانے اور اسکو ترقی دینے سے پیدا ہونیکا احتمال ہے کن اصول اور طریق عمل سے بچایا جا سکتا ہے۔ پولیٹیکل جھمیلوں میں شریک ہونیکا میلان حال ہی کا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا آجتک خاص تجاویز اختیار کرنے سے اسیوجہ سے احتراز کرتی رہی ہے کہ والدین، اُستاد، اور زیادہ سمجھدار طلبار اس امر سے آگاہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ حکومت اور قانون کے خلاف چلنے سے آخیر میں تعلیم کی ترقی کو نقصان پہنچیگا۔ طلبار کی مالی فلاح کو اس سے ضرر اٹھانا پڑیگا اور ہندوستانیوں کی روایتی خانگی زندگی تہ و بالا ہو جائے گی۔ گورنر جنرل باجلاس کو کوئی شک نہیں ہے کہ سمجھدار ہندوستانی والدین کی ایک بڑی تعداد کو خواہ اُن کے پولیٹیکل خیالات کیسے ہوں سخت اندیشہ لاحق ہو گیا ہو گا۔ کہ پولیٹیکل ایجیٹیشن میں طلبا اور اُستادوں کو شریک ہونے کی اجازت دینے سے اُن کی تربیت و تہذیب میں نقص واقع ہو گا۔ انکی توجہ دوسری طرف مایل ہونے کی وجہ سے اسکولوں اور کالجوں کی حیثیت میں فرق ہو گا۔ اور تعلیم کی تحصیل میں رکاوٹ پیدا ہو گی۔

دو تجاویز

یہ مسئلہ تمام صیغہ اعلےٰ تعلیم پر حاوی ہے۔ مگر اصول اور کارروائی جو کرنی پڑے گی وہ مختلف اسکولوں اور کالجوں کے طلبار اور پروفیسروں اور اُستادوں کے طرز عمل کے مطابق اختیار کرنی پڑے گی۔ ہائی اسکولوں کے لڑکوں کا انتظام بآسانی ہو سکتا ہے۔ لڑکوں کی اصل بہبودی کا خیال کر کے یہ بالکل نامناسب ہے کہ وہ پولیٹیکل جلسوں میں شریک ہوں۔ یا کسی قسم کے ایجیٹیشن کے متعلق کام کریں۔ اگر طلبار اپنی ہٹ پر قایم رہیں یا اُستاد اور اسکول کے منتظم انکی ہمت افزائی کریں اور اُن کو جلسوں میں جانے کی اجازت دیں تو مناسب تنبیہ کے بعد قصوروار اسکول کے ساتھ حسب ذیل دو طریقوں سے سلوک کرنا چاہیئے۔

(۱) لوکل گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ ایسے اسکولوں کو امداد دینا بند کر دے اگر ایسا کرنیکا اس کو حق حاصل ہو اور عام امتحان میں ایسے قصوروار اسکولوں کے طلبار سے وظایف کے واسطے مقابلہ کرنے کی رعایت چھین لے اور وظیفہ خوار طلبار اِن سکولوں میں داخل ہونیسے باز رکھے۔

(ب) یونیورسٹی کو چاہئے کہ ایسے اسکولوں کو خارج کر دے اُن کے طلبار کو امتحان میں شامل ہونے کی اجازت نہ دے۔

قاعدہ اول پر لوکل گورنمنٹ اپنی مرضی کے مطابق کارروائی کر سکتی ہے اور یونیورسٹی سے مشورہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر اس سے کام نہ نکلے اور سخت تر سزا کی ضرورت ہو اور الحاق یونیورسٹی کی دھمکی دینے کی حاجت ہو تو تمام واقعات کی اطلاع یونیورسٹی کو دینی چاہیئے۔ اسے یہ حق حاصل ہے کہ ایسے معاملہ میں باضابطہ سزا دے اور اسکولوں کو خارج کر دے۔ اس معاملہ میں گورنمنٹ ہند کے طریق خط و کتابت پر عمل رکھنا چاہئے۔ جیسے جس اسکول کو یونیورسٹی سے خارج کرنا منظور ہو تو اسکی بابت کلکتہ یونیورسٹی کے ایکٹ کی معرفت رجسٹرار سے خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

آزادی بطور اعتدالی

ملحقہ کالجوں کے طلبار کا معاملہ بالکل مختلف نوعیت کا ہے۔ کالجوں کے طلبار لڑکے نہیں ہوتے بلکہ انڈر گریجوایٹ سمجھے جاتے ہیں۔ انہیں سے ایک خاص بی۔ اے کلاس کے طلبار کی ہوتی ہے۔ جو وسیع تر آزادی فعل کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ انکی نسبت صرف گورنمنٹ ہند کوئی عام قاعدہ مقرر کرنا نہیں چاہتی۔ اگر کالجوں کے طلبار پولیٹیکل جلسوں میں شریک ہوں تو ایسے کالجوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے تاہم گورنمنٹ ہند خیال کرتی ہے کہ تربیت و تہذیب کی جو مقدار ایک طفل مکتب کے واسطے لازمی ہے وہ کالج کے طالبعلم کے لئے غیر ضروری ہے۔ لیکن گورنمنٹ خیال کرتی ہے کہ کالج تعلیم کے واسطے مخصوص ہیں وہاں کسی قسم کے پولیٹیکل اصول اشاعت کرنا نامناسب ہے۔ اگر کسی ملحقہ کالج کے طلبار کسی پولیٹیکل جلسہ میں جا کر ایسی حرکات کے مرتکب ہوں جن سے ان کے کالج پر حرف آئے یا وہ پولیٹیکل ایجیٹیشن میں ایسے ڈھنگ سے مصروف ہو جائیں۔ جس سے مقامی تعلیم کے کام میں رخنہ واقع ہو۔ یا وہ کھلم کھلا زیادتیوں پر اتر آئیں۔ ایسی حالت میں گورنمنٹ انکی طرز عمل کی زیادہ کو برداشت نہیں کریگی۔ بلکہ وہ تعلیم کی فلاح کے لحاظ سے ایسے کالج کو یونیورسٹی سے کچھ عرصہ کے واسطے خارج کرنے کی کارروائی کرنے پر مجبور ہو گی۔ ایسی حالت میں یہ مناسب ہو گا کہ سب سے پہلے کالج کے پرنسپل کو اطلاع دیجائے گی۔ اور یہ پنجاب ڈائرکٹر صیغہ تعلیم ہوگی۔ اگر اسکی پرواہ نہ کیگئی۔ تو لوکل گورنمنٹ تمام واقعات کی رپورٹ ایکٹ کی معرفت یونیورسٹی ایکٹ کی سنڈیکیٹ کے پاس بھیجدے گی۔

اُستادوں کا قصور

اب یہ سوال ہے کہ اگر اسکولوں کے اُستاد اور کالجوں کے پروفیسر پولیٹیکل تحریکوں میں شریک ہوئے ہوں تو اُن کو کس حد تک روکا جا سکتا ہے۔ گورنمنٹ ہند خیال کرتی ہے کہ انگریزی ہائی اسکولوں کے اُستادوں پر وہی قیود نہیں لگائے جا سکتے جو اُن کے شاگردوں پر عاید ہو سکتے ہیں۔ گورنر جنرل باجلاس کا یہ ارادہ ہے کہ اسکولوں اور کالجوں کو پولیٹیکل ایجیٹیشن کے مرکز بنانے سے باز رکھا جائے۔ مگر وہ اُستادوں کی شخصی آزادی کو محدود کرنا بھی نہیں چاہتے۔ اسکول ماسٹر کو اپنی رائے قایم کرنیکا اسیقدر حق ہے۔ جسقدر اوروں کو حاصل ہے۔ مگر وہ خاص ذمہ واریوں کے مطیع ہے۔ اور یہ ہر ایک متمدن ملک میں تسلیم کیا جاتا ہے کہ انہی ذمہ واریوں کے عاید ہو جانے سے اُسکی شخصی اظہار رائے کی حد مقرر ہو جاتی ہے اگر کوئی اُستاد ایسے خیالات ظاہر کرے۔ جس سے اس کے شاگردوں کی معمولی نشو و نما میں نقص پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ اور ان کے کام اثر پذیر دلوں پر ایسے اصول کا اثر ڈالے جس سے حکام کی عزت میں تخفیف ہو جائے اور ان کے استفادہ بحیثیت شہری میں کوئی رخنہ پیدا ہو۔ اور ان کی ایام طالب علمی کی بعد کی زندگی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ایسے اُستاد کی طرز عمل اس کے خاص فرقہ کی منافی سمجھنی چاہئے۔ اس کا باقاعدہ نوٹس لینا چاہئے۔ اس کارروائی کی اور بھی سخت ضرورت ہو گی۔ اگر وہ لڑکوں کو ذاتی طور پر پولیٹیکل جلسہ میں لیجائے۔ یا دانستہ ان کو اپنے پولیٹیکل خیالات کی تعلیم دینے میں حوصلہ افزائی کرے۔

یونیورسٹی کا فرض

یہ اصول کالجوں اور پروفیسروں پر بھی حاوی ہے۔ مگر اسیقدر سختی اور وسعت کے ساتھ

قادیان میں ایمپائر ڈے

۲۴ مئی ۱۹۰۷ء کو قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے صحن میں بصدارت حضرت حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب ایمپائر ڈے منایا گیا۔ سامنے مدرسہ کا سکول موٹو لگا ہوا تھا۔ **لایل اینڈ ٹرو**

طلباء مدرسہ کے علاوہ احمدی جماعت کے قریباً سب افراد جو قادیان میں رہتے ہیں موجود تھے۔ اور بعض اور لوگ بھی تھے۔

سب سے اول مدرسہ تعلیم الاسلام کے دو طالب علموں نے یکے بعد دیگرے قرآن مجید پڑھا۔ پھر ماسٹر مامون خان صاحب ڈرل ماسٹر نے اور دو طالب علموں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور و معروف نظم **ممانعت جہاد کا فتویٰ** خوش الحانی سے پڑھی۔ اسکے بعد شیخ عبدالحق صاحب بی اے سکینڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کی پُرزور سپیچ تھی جس میں شیخ صاحب نے نہایت قابلیت اور فصاحت اور سلاست کے ساتھ **گورنمنٹ** کی ضرورت اور اس کی وفاداری اور اطاعت کا سبق طلباء اور دوسرے لوگوں کو دیا۔ انھوں نے گورنمنٹ برطانیہ کے برکات اور احسانات کا نہایت اختصار کیساتھ مگر جامع طور پر ذکر کیا۔

ان کے بعد جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ کی تقریر تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے نام سے الحکم کے ناظرین غالباً واقف ہونگے تاہم اتنا کہنا بے محل نہیں کہ ڈاکٹر صاحب لاہور کے ایک مشہور و معروف خاندان خلیفہ صاحبان کے ایک درخشندہ رکن ہیں آپکے خاندان کو خصوصیت کیساتھ گورنمنٹ کے ساتھ مخلصانہ تعلقات رہے ہیں اور آپ کا خاندان گورنمنٹ انگلشیہ کے ماتحت مختلف صیغوں میں ممتاز اور سرفراز ہیں اور ہندوستان کے باہر بندر عباس تک آپ ملازمت کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی وفاداری کا ثبوت دے چکے ہیں۔ اب آپ چھ ماہ کی رخصت بیماری کی وجہ سے لیکر آئے ہیں اور تبدیل آب و ہوا کے لئے انڈیا سے باہر جانے والے ہیں۔

آگرہ سے رخصت ہوتے وقت آپ کو جو ایڈریس دیا گیا ہے وہ اور ڈاکٹر صاحب کا جواب ہم مناسب ریمارکس کے ساتھ اگلی اشاعت میں درج کرینگے (انشاء اللہ) جس سے معلوم ہوگا کہ آپ اپنے شاگردوں اور ماتحتوں کیساتھ کن اخلاق اور شفقتوں سے پیش آتے ہیں۔ بہرحال آپنے کھڑے ہو کر قرآن مجید کی ایک آیت **انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء** کو پڑھکر اپنی تقریر شروع کی۔ اور پوری قابلیت کے ساتھ قرآن مجید سے ثابت کیا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم **گورنمنٹ وقت کی اطاعت** کریں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر کے اثنا میں ایک نہایت لطیف نکتہ بیان کیا اور وہ یہ تھا کہ جب آزادہ روی حریت کے حدود سے نکل جاتی ہے اور انسان اس طرح پر اخلاق فاضلہ کو گم کر کے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے کسی مامور اور مرسل کو بھیجکر اصلاح قوم کرتا ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں حالت بہت بگڑ گئی تھی۔ اور فساد کامل درجہ تک تھا اس لئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں سچی حریت پیدا کی اور قبول حق کے لئے جرأت دلائی وہاں آپ نے ہدایت بھی پیش کی۔ یہاں تک کہ **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً** کی صدا آگئی۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین صدیوں تک حالت اسی قسم کی رہی مگر اس کے بعد جیسا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا حالت بگڑنی شروع ہوئی یہاں تک کہ دس ہزار سال کے اندر حالت بہت ہی بگڑ گئی۔ اور روحانی اور جسمانی فساد شروع ہو گیا۔ باخدا انسان درندے اور وحشی ہو گئے۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ نے پھر اصلاح عالم کی طرف توجہ فرمائی۔ اور وہ کام جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا فرمایا تھا اب خدا تعالیٰ نے اس کو دو وجودوں میں تقسیم کر دیا۔

قیام امن اور حریت اور ذرائع اشاعت ہدایت کا کام گورنمنٹ انگلشیہ کے وجود سے لیا اور ہدایت

کے پیش کرنے کا کام حضرت مسیح موعود سے لیا۔ جس طرح ہدایت اشاعت حق کے لئے آزادی ہے۔ امن اور وسایل حاصل ہیں اس کی نظیر دوسری گورنمنٹ اور مملکت میں نہیں ملتی۔

پس جیسے حضرت **مسیح موعود** کی پیش کردہ ہدایت کو ماننا فرض ہے ایسے ہی اگر ہم گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اور اطاعت میں سرگرمی نہ دکھائیں تو خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان فضل کا

کفران کرنے والے ٹھیریں گے

اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ ہم **وفاداری** کا کامل نمونہ دکھائیں۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا یہ خلاصہ اور مفہوم ہے جسکو میں نے اپنے الفاظ میں ادا کیا ہے۔

ان کے بعد حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی نظم برکات عہد ہدایت مہد پر تھی۔ جس میں جہاں حضرت مسیح موعود کے وجود پر خدا کا شکر کیا گیا تھا وہاں **برکات سلطنت** کو پورے طور پر ذہن نشین کیا گیا تھا۔ پھر مولوی عبید اللہ صاحب بسمل (جو فارسی زبان کے زبردست ماہر ہیں) نے فارسی زبان میں ایک مثنوی اور نظم پڑھی۔

اس کے بعد جناب مفتی **محمد صادق** صاحب ایڈیٹر بدر نے مناسب موقع ایک لکھی ہوئی تقریر سُنائی۔ جس میں بڑی قابلیت کیساتھ **مفتری خطرہ** سے آگاہ کیا گیا تھا یہ تقریر الگ شائع ہوگی۔ مفتی صاحب کے بعد ایڈیٹر الحکم نے مناسب موقع ایک تقریر کی۔ جس میں طلباء کو بتایا گیا کہ **سکول لائف** کی کیا غرض اور غایت ہونی چاہئے انھیں پولیٹکل جھگڑوں اور جلسوں میں شریک ہونا سخت مضر اور نقصان رساں ہے۔ پھر ابو سعید عرب صاحب نے اپنی طلاقت لسانی کے جوہر دکھلائے۔

پھر ہیڈ ماسٹر صاحب نے بچوں کو مفید اور مناسب موقع نصائح کیں اور انہیں اپنا اعتبار اور وثوق ظاہر کیا کہ وہ اپنے سکول کو وفاداری اور اطاعت گورنمنٹ کے پہلو سے ہمیشہ نیک نام رکھینگے۔ اور سب سے آخر حضرت حکیم الامۃ نے بہ حیثیت میر مجلس اپنی آخری تقریر میں سورۃ فاتحہ کی لطیف تفسیر کے ضمن میں شاہ وقت کی اطاعت اور وفاداری کا درس دیا۔ اور ان تقریروں پر جو ہو چکی تھیں ریویو فرمایا۔ (یہ تقریر آئندہ شائع ہوگی)

بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ اور لڑکوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اعلان

(۱) خریداران کو بارہا توجہ دلائی گئی ہے کہ جن کے ذمہ کچھ بھی بقایا ہے۔ وہ اپنا حساب بیباق کر کے ممنون فرمادیں۔

(۲) اس سے پیشتر بھی لکھا گیا ہے کہ خریدار خط و کتابت میں نمبر خریداری درج کیا کریں۔ لیکن تاحال کوئی پورے طور پر توجہ نہیں کی جاتی۔ آئندہ احتیاط سے کام لیں۔ نمبر خریداری درج کیا کریں۔

منیجر

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور موجودہ شورش

موجودہ بے چینی اور شورش میں سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو کوشش اسکے فرو کرنے میں کی ہے وہ کسی صلہ یا اجر کی امید پر نہیں اور نہ یہ خواہش ہے بلکہ اسکو اپنا مذہبی فرض سمجھکر کی ہے میں چاہتا ہوں کہ مختلف مقامات پر جو کارروائی ہماری جماعت کی طرف سے اس موقع پر ہوئی ہے اسکو تاریخی جزو بنانے کیلئے ایک جگہ جمع کر دوں دہلی کی انجمن احمدیہ کے سکرٹری نے مندرجہ ذیل اعلان دہلی کے مسلمانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے شائع کیا ہے - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ انگریزی اور دہلی کے مسلمان

لا تبغ الفساد فی الارض - ان اللہ لا یحب المفسدین

زمین پر بغاوت مت پھیلاؤ - اللہ مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا

آجکل بعض امصار پنجاب میں ایک شورش برخلاف گورنمنٹ عالیہ کے چند جاہل ہندوؤں اور ایک آدھ نام کے مسلمانوں کی طرف سے ہو رہی ہے اسی ہوا کا اثر تھوڑا سا دہلی کے بازاروں میں بھی پایا جاتا ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ سربرآوردہ مسلمان اور دوراندیش ہندو صاحبان ان فتنوں سے بالکل الگ ہیں البتہ بعض ناواقف مسلمان دوکانداروں میں سے جن کو مسیٹیلٹی دہلی کے برخلاف کچھ شکایات ہیں ایسے شرانگیز جلسوں میں شامل ہو جاتے ہیں - اور یہ سمجھا ہے اُن کی بغرض بدخواہی گورنمنٹ و حکام وقت نہیں بلکہ سادہ لوحی سے وہ یہ سمجھے ہیں کہ ایسے ایسے ناعاقبت اندیش جاہل لیکچرار جیسے ایک ناتجربہ کار خودغرض اسلام سے محض بے خبر سید حیدر رضا ہیں) ہماری شکایات کو حکام کے نوٹس میں لاکر ہمکو میونسپلٹی کے تشدد بیجا سے نجات دلا دینگے - اُسکے سوا اُن کا اور کوئی خیال نہیں ہے اس لئے میں ان بھولے بھالے مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس غلط خیالی کو دل سے نکال ڈالیں - اور ہرگز ایسے خودغرض مدعیان اصلاح کے ساتھ نہ ہوں جو اپنی اغراض نفسانی کے تابع ہو کر اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور ساتھ ہی تمکو بھی ہلاکت میں ڈالینگے - ایک منٹ کے لئے بھی اُن کو اپنا خیرخواہ نہ سمجھو - ایسے منہ زور لیکچراروں سے سوائے نقصان دارین کے کسی بہبودی کی امید مت رکھو - یہ لیکچرار جو آتش فشاں تقریریں اور باغیانہ تحریریں شائع کرتے ہیں اس سے یہی نہیں کہ وہ ملک و قوم یا اپنے شہر کے ہی دشمن ہیں بلکہ اس حماقت سے وہ اپنی جان و مال اور آبرو کو بھی برباد کر رہے ہیں - اس وقت تو اُن کو چند جاہل نالائقوں کی واہ واہ و حمایت نے اندھا بہرہ کر رکھا ہے اس لئے نہ کسی کی نصیحت کارگر ہوتی ہے نہ خود اُن کی عقل بچارہی ہے جس سے کہ وہ اپنا انجام سوچ سکیں - صرف بیحیائی سے منہ پھاڑ پھاڑ کر گورنمنٹ عالیہ کی بدگوئی اور حکام وقت کی دل آزاری کرنے اور ہائے ہندوستان اور وائے ہندوستان کہنے سے وہ گورنمنٹ کی سچی جان نثار و وفادار رعایا پر کوئی بد اثر نہیں ڈال سکتے - سوائے اسکے کہ خود نامراد و ناکام رہکر اسکا بد انجام دیکھ لینگے - جیسا کہ اُن کے پیشوا اجیت سنگھ نے دیکھا - اور جیسا کہ لچھمن راج - امولک رام - گیلوں اور جانکی ناتھ و خزان سنگھ اور رگھو رداس بیرسٹر وں کا راولپنڈی میں ہوا عبرت حاصل کرنے کے لئے اسی قدر نمونہ کافی ہے - اس سے سبق لیکر ابھی وقت ہے کہ مسٹر حیدر رضا اور اُس کے ہمخیال سودیشی کے حامی اپنی طاقت و لسانیت کو گورنمنٹ عالیہ کے خلاف استعمال کرنے سے محترز رہنے کی کوشش کریں - اور جس امید پر حیدر رضا نے اس ناقابل برداشت بوجھ کو اپنی ننھی سی جان پر اٹھانا چاہا ہے یعنے آریوں کے وظیفہ پر جو تعلیم حاصل کرنے کو ولایت جانیوالے ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ امید اجرائے سکالرشپ انہیں بجائے ولایت کے سفر کے مزید مشکلات میں پھنسنے کا باعث ہو کر کہیں اور کی سیر کرائے - اور جس آفتاب کو آنجناب نے اہل ہند کی روشنی کے لئے نکالا ہے چونکہ اُس کی شعاعیں بہت تیز اور گرمی دار ہونے کے علاوہ جن جن پر اُن کا پرتو پڑیگا اُن کو جلا کر سیاہ کر دینگے اس لئے اُس آفتاب سے اول تو اہل دہلی کو معاف ہی رکھیں تو بہتر ہے اور اگر نہیں تو اُس کا سٹیم درست کریں ورنہ صبح و شام میں اُس کا کسوف ہونے والا ہے جس سے ہندوستان یا دہلی میں تو نہیں مگر آپ کے دولت خانہ میں ضرور اندھیرا ہو جائیگا - فافہم و تدبر و لا تکن من الجاہلین -

اے حضرات اہل اسلام خبردار ہو جاؤ ایسی تحریکیں موجب بربادی ہیں نہ کہ آبادی - اور ایسے مدعیان اصلاح مفسد اور بھیڑئیے ہیں نہ مصلح اور خیرخواہ - ہمارے رسول اکرم صلعم نے بذریعہ الہام و وحی الٰہی کے ہم کو بتلا دیا ہے اُس کے مطابق ان کو پرکھو تو معلوم ہو جائیگا یہ کون ہیں - خدا تعالیٰ فرماتا ہے قرآن مجید میں واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون ہ الا انہم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون - یعنی جب ان (حیدر رضا جیسوں) سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو مصلح ہیں - خبردار (اے اہل دہلی ابھی (حیدر رضا جیسے) لوگ مفسد ہیں لیکن سمجھتے نہیں اس آیت میں ایسے سرکشوں کو جو بنام نہاد اصلاح کے ملک میں فساد کراتے ہیں اصل مفسد کہا گیا ہے پس از روئے حکم قرآن سچے مسلمان کا کام نہیں کہ اُن کو مصلح اور خیرخواہ جانکر اپنی دین و دنیا برباد کرلے - دوسری جگہ قرآن مجید نے حکام وقت کی اطاعت فرض کر دی ہے جیسا کہ فرمایا - اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم " یعنے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور حکومت والوں کی فرمانبرداری - تیسری جگہ قرآن مجید نے مسلمانوں کو بغاوت سے منع کیا چنانچہ فرمایا ہے " وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی " یعنی منع کرتا ہے اللہ بیحیائی اور نامعقول کام اور بغاوت سے - چوتھی جگہ خداوند تعالیٰ نے بغاوت کو حرام کر دیا ہے جیسا کہ فرمایا " قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق " یعنے کہدو کہ میرے رب نے تمام بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور ہر ایک قسم کی بدی اور ناحق کی بغاوات حرام کر دی ہے - پس ایسی صاف اور پاک تعلیم کے ہوتے ہوئے جو شخص اسکے خلاف کرتا ہے اور پھر اپنے آپ کو مسلمان یا تابع قرآن بتلاتا ہے وہ کاذب ہے اور دشمن خدا و رسول اسکو اسلام سے کچھ تعلق نہیں ۹ مئی ۱۹۱۹ء کو جو حرکت نامعقول حیدر رضا نے کی وہ سب نے دیکھی ہے اور اُس نالائق حرکت سے ہر ایک عقلمند کو سخت رنج ہوا اس لئے کہ جناب والاشان مسٹر ہمفرے صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر دہلی جیسا نیکمزاج رحمدل بردبار رعایا پرور حاکم ہماری ہمدردی کے واسطے ٹاؤن ہال میں شریک جلسہ ہو اور اراکین ضلع اور رؤسا شہر کے اُن کے ہمرکاب اور صاحب ممدوح ہر طرح سے اپنے ضلع کی رعایا کے ساتھ احسان و سلوک کرنے کے لئے آمادہ ہوں -

اُن کی موجودگی میں عین موقعہ جلسہ پر ایک گمنام و نشان شوریدہ سر و دریدہ دہن لیکچرار بالمقابل کھڑا ہو کر ذرا کائیں کائیں کرنے لگے اور تم سب اُس کی طرف ایسے بھاگ جاؤ جیسے کسی اپنے پیشوا یا بزرگ مذہبی کی طرف بھاگتے ہیں۔ اور با اختیار حکام کی کچھ پرواہ اور وقعت نہ کرو۔ افسوس ہے تمہاری اس سمجھ پر۔ اور شرم آتی ہے اُن نادان مسلمانوں کے اس فعل پر جو حیوانوں کی طرح بھاگ کر ایک مفسد شخص کے جھنڈے کے نیچے جا پڑے۔ تمہاری خوش قسمتی ہے اگر آج جناب سیندھے خان صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس جیسا تجربہ کار افسر اور حاکم ضلع جیسا نیک فرشتہ ڈپٹی کمشنر نہ ہوتا جو بوجہ اپنی بیدار مغزی اور تحمل و بردباری کے درگذر کر گیا اور یہ درگذر کرنا اس لئے نہیں تھا کہ صاحب ممدوح کچھ مرعوب ہو گئے ہوں بلکہ محض از راہ ترحم خسروانہ اہل شہر پر رحم کر کے اس شورہ پشتی کو نظر انداز کر گئے ورنہ تمکو اس حرکت نازیبا کا مزا اُسی روز اس ظالم فتنہ انگیز لیکچرار کی بدولت چکھنا پڑتا۔ اگر تم میں کچھ بھی بوئے اسلام باقی ہے تو سمجھ لو کہ تمہاری ایسی حرکات تعلیم اسلام کے کس قدر برخلاف ہیں۔ اب اس کا چارہ کار اس کے سوائے کچھ نہیں کہ بذریعہ اشتہاروں اور عرضداشتوں کے تم اپنی ان خطاؤں کی معافی حکام ضلع سے چاہو۔ اور نہایت زور کے ساتھ سچے دل سے اپنی وفاداری اور خیر خواہی سرکار عالیہ کا عملی ثبوت دو۔ اے اہل دہلی ذرا سوچو تو۔ جبکہ یہ محسن گورنمنٹ ہر ایک طبقہ اور درجہ کے انسانوں کی ہمدردی کر رہی ہے یہاں تک کہ اس ملک کے پرندوں اور چرندوں اور بے زبان مویشیوں کے بچاؤ کے لئے بھی اس کے عدل گستر قوانین موجود ہیں اور جو ہماری جان و مال و آبرو کی حفاظت کے لئے ایک فولادی قلعہ کی تاثیر رکھتی ہے اور ہر طرح امن کے ساتھ جس کے زیر سایہ ہم اس ملک میں بود و باش کر کے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور جس نے ہم کو سکھوں کے ظلم و ستم سے مخلصی دلا کر ہر ایک قسم کی آزادی عطا فرمائی ہے اور جو ہماری مذہبی معابد کی عزت کرتی اور ہمارے فرائض مذہبی میں کوئی دست اندازی نہیں کرتی اور جس کے بے انتہا احسانات کا بوجھ ہماری گردنوں پر ہے۔ اُس کے ان احسانات کا بدلہ سوائے وفاداری اور احسان کے کچھ اور بھی ہونا چاہیے؟ کیا یہی اُس کے احسان عام کا بدلہ ہے کہ ہم اُس کے دشمنوں کے جو بد امنی پھیلانے والے اور جہالت سے بھرا ہوا خیال لیکر بغاوت آمیز باتیں کرتے ہیں۔ دوست ہوں اور اُن کے ساتھ ہو لیں؟ ہرگز نہیں! جو شخص مسلمان اور تابع قرآن ہے وہ اپنی ایمانی قوت سے جان لیگا کہ گورنمنٹ محسنہ کی نسبت بدنیتی کو عمل میں لانا ایک مجرمانہ حرکت اور حکم قرآن کی مخالفت ہے۔ اور ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ ظالم۔ مفسد ہے۔ میں اُس خدائے واحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ **ایسی محسن اور مربی گورنمنٹ کی سچی اطاعت اور دلی شکر گذاری کرنی چاہیئے۔** تاکہ ہم سے ہمارا خدا ہمارا رسول اور ہمارے حکام اور ہماری گورنمنٹ بھی خوش ہو۔ آج وقت ہے مسلمانوں کے لئے کہ اپنی سچی وفاداری کا عملی ثبوت دیں۔ نہ کہ زبانی منافقوں کی طرح وفادار بنیں۔ لعنتی ہے وہ دل جس کے دل میں گورنمنٹ کی طرف سے ذرا بھی کدورت ہے۔ لیکن بظاہر وہ گورنمنٹ کی خیر خواہی کا دم بھرتا ہے۔ ایسے دل خدا کو پیارے نہیں اور مبارک ہیں وہ دل جو نہایت صداقت کے ساتھ دل و جان سے صرف خدا کو خوش کرنے کے لئے نہ کسی اور ذاتی یا نفسانی اغراض سے مخلصانہ۔ نہ کہ منافقانہ و خوشامدانہ اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ ہیں۔ اور خدا کا شکر ہے کہ ہمکو یہ سچی تعلیم جو عین مطابق قرآن مجید کے ہے اُس روز سے حاصل ہوئی جب سے ہم نے **حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی** مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی ہے جس نے اس تعلیم خیر خواہی گورنمنٹ اور اجتناب از بغاوت کو اپنے شرائط بیعت میں داخل کر کے ہم سے عہد لیا ہے کہ ہم تا حیات خود گورنمنٹ عالیہ کے سچے وفادار اور جان نثار رہیں سو الحمد للہ کہ ہمارے رگ و ریشہ میں گورنمنٹ کی خیر خواہی بھری ہوئی ہے۔ دوسرے لوگ ہمکو خواہ کچھ ہی سمجھیں۔ پس اہل اسلام دہلی کو چاہیئے کہ اپنی خیر خواہی اور وفاداری کا زبانی نہیں عملی ثبوت گورنمنٹ و حکام وقت کو دکھلائیں اور بذریعہ اشتہاروں اور جلسوں کے ایسے شر انگیز مفسدانہ جلسوں اور بدزبان لیکچراروں سے اپنی بیزاری اور علیحدگی ظاہر کر کے خدا اور رسول کو خوش کریں اور حکام وقت کی ناراضگی و بدگمانی دور کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔ والسلام۔ فقط

المشتہر

حاجی قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن

احمدیہ دہلی۔ تالاب بیرم خان۔ پُرانی منڈی پھول کی۔

بخدمت جمیع احباب جنکے بچے بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام میں رہتے ہیں

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام اس بات کے شاکی ہیں کہ بورڈروں کے والدین یا اُن کے ولی باوجود بار بار کی یاد دہانی کے پیشگی خرچ بورڈران کا نہیں بھیجتے جس سے انتظام میں سخت نقص واقع ہوتا ہے۔ اس شکایت پر صدر انجمن احمدیہ کی مجلس ناظم نے مجھے یہ ہدایت کی ہے۔ کہ میں آپ کی خدمت میں انجمن کی طرف سے عرض کروں کہ درحقیقت یہ امر بہت سی تکالیف کا موجب ہو رہا ہے اس وقت خدا کے فضل سے بورڈنگ ہوس میں سوا سو کے قریب بورڈرز ہیں اور ہزار روپیہ کے قریب ان کا خرچ ہے۔ اب آپ غور فرما سکتے ہیں کہ اس قدر کثیر خرچ کا انتظام بجز پیشگی وصولی کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایک پانچ دس آدمیوں کے کنبہ کا انتظام بدون موجودگی روپیہ نہیں ہو سکتا۔ تو سوا سو آدمی کی جماعت کثیر کا کیونکر انتظام ہو سکتا ہے۔ ایسی ایسی مشکلات کے لئے ہی بعض مدرسوں میں دو دو ماہ خرچ پیشگی جمع کرا لیا جاتا ہے مگر ہم ضرورت سے زیادہ آپکو تکلیف دینا نہیں چاہتے۔ اس لئے میں آپ کی خدمت میں انجمن کی طرف سے یہ التماس کرتا ہوں کہ نہ صرف بقایا گذشتہ ارسال فرما کر مشکور فرماویں بلکہ اگلے مہینہ کا خرچ پیشگی بھی پہلے ارسال فرماویں اور آئندہ ہر ماہ کا خرچ پیشگی یکم تاریخ تک سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے پاس پہنچ جانا چاہیئے۔ آپ صاحبان کی تھوڑی تھوڑی تکلیف کے اٹھانے سے انجمن بہت تکلیف سے بچ جائے گی۔

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس ہونی چاہیئے .... نہ راقم کے نام۔

محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان